# سوال

(688) قعدۂ اخیرہ میں درود شریف پڑھنے کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا قعدۂ اخیرہ میں درود شریف پڑھنا کسی حدیث سے واضح طور پر ثابت ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل یا تقریر سے با حوالہ وضاحت فرما دیں، نیز اگر کسی صحابی کا عمل بھی ہو تو اُس کا حوالہ دے دیں۔ اس وضاحت کی ضرورت اس لیے پیش آئی ہے کہ بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ درود شریف کے بغیر بھی نماز ہو جاتی ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس قول کی بھی وضاحت فرما دیں۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ فِی الدَّارَینِ

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

''صحیح بخاری باب اَلصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ کے تحت حدیث میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں یہ تو معلوم ہو گیا، کہ آپ پر سلام کیسے بھیجنا ہے۔ اب یہ فرمائیے: کہ آپ پر ''درود'' کیسے پڑھیں؟ فرمایا: 'کہو!

'اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ... الخ' صحیح البخاری، بَابُ الصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، رقم: ۶۳۵۷

الفاظ حدیث سے ظاہر ہو رہا ہے، کہ جب سلام کا تعلق ''تشہد نماز'' سے ہی ہے، تو ''درود'' کا تعلق بھی نماز سے ہے جس کی یہاں تعلیم دی گئی ہے۔ حدیث ہذا عموم کے اعتبار سے دونوں تشہدوں کو شامل ہے۔ دوسری روایت میں ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا، کہ نماز میں تجید و تحمید کے بغیر دعا کرنے لگا۔ فرمایا: ''اس نے جلدی کی۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے بلایا، اور فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے، تو چاہیے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے، پھر درود بھیجے۔'' ایک روایت میں ہے: ''چاہیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ پھر جو چاہے دعا کرے۔'' سنن أبی داوٗد، بَابُ الدُّعَاءِ، رقم: ۱۴۸۱، المستدرک علی الصحیحین للحاکم، رقم: ۸۴۰ وصحح

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے، کہ اس تشہد میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا واجب ہے، کیونکہ آپ نے اس بات کا حکم دیا ہے۔ امام شافعی اور امام احمد (دو روایتوں میں سے آخری روایت کے مطابق) وجوب کے قائل ہیں اور ان سے پہلے صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ سے بھی ایک جماعت اسی بات کی قائل ہے۔ صفۃ الصلاۃ، ص ۱۶۲

وجہ استدلال یہ ہے، کہ عام حالات میں چونکہ دعاوں کا محل نماز کا آخری حصہ ہے اور اسی اثناء میں درود کا حکم دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ آخری قعدہ میں درود پڑھنا چاہیے۔ میرے نزدیک زیادہ احتیاط والا مسلک یہی ہے کہ قعدہ اخیرہ میں درود شریف کو واجب قرار دیا جائے۔ حضرت عمر، ابن عمر، ابن مسعود، جابر بن زید رضی اللہ عنہم، شعبی، محمد بن کعب قرضی، ابو جعفر، شافعی، احمد بن حنبل، اسحاق، ابن اعواز وجوب کے قائل ہیں، قاضی ابن العربی نے بھی اسی مسلک کو اختیار کیا ہے۔ دوسری طرف بہت سے اہلِ علم عدم وجوب کے قائل

ہیں کہ درود کے بغیر بھی نماز ہو جاتی ہے۔ ان کے دلائل اپنی جگہ موجود ہیں، لیکن احتیاطی مذہب وجوب کا ہی معلوم ہوتا ہے۔

تفصیل کےلیے ملاحظہ ہو! مرعاۃ المفاتیح (۱/۶۷۴تا۶۷۶) اور ''فتح الباری'' (۱۱/۱۶۴)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

**کتاب الصلوٰۃ : صفحہ:587**

محدث فتویٰ